رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

بنام ایڈیٹر مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط وکتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور پتہ ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوئے اور وہی مسیح موعود ہے حقیقۃ الوحی

جلد ۳ | ۲۳ دسمبر ۱۹۱۵ء | مطابق ۱۵ صفر ۱۳۳۴ھ | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں ممبران خاندانِ نبوت بھی اچھی طرح ہیں۔ حضرت میر صاحب قبلہ مع حضرت ام المومنین اور بعض دیگر محترم وابستگان کے ایک تقریب میں لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم و معظم میر محمد اسمٰعیل صاحب بھی جو تعطیلات کرسمس میں شرکت جلسہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں لاہور میں شامل ہو جائینگے + ۲۱ دسمبر کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور بتقریب دورہ مع بعض دیسی لوکل حکام کے قادیان تشریف لائے۔ جب احمدی محلہ میں رونق افروز ہوئے تو دفتر میگزین وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا اور بعض امور متعلقہ دریافت فرماتے رہے۔ رات کے وقت جناب ممدوح کو دعوت دیگئی جو آپنے مہربانی سے قبول فرمائی +

سکندر آباد (دکن) کے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبان بھائی ۲۱۔ دسمبر کی سہپہر کو تشریف لائے بعد مغرب دیر تک حضرت سے گفتگو فرمائی اور کہا جب کبھی حضور کو فرصت ہوگی تو اپنے احمدی ہونیکی دلچسپ کیفیت سناؤنگا۔ آپ کے اخلاص کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باوجود ایک صاحب ثروت اور ذی وجاہت بڑے آدمی ہونیکے کچھ رستہ کی تکالیف کا ذکر آیا۔ تو بولے کہ یہ ہمارے لئے عین راحت وسعادت ہے اور کہا کہ ہمارا احمدی بننا اور حاضر دارالامان ہونا حضرت مسیح موعودؑ کا معجزہ اور حضور کی قوت قدسی و کشش کا نتیجہ ہے + مہمانان جلسہ ابھی سے کم وبیش تعداد میں روز آنے لگے ہیں "یاتون من کل فج عمیق ویاتیک من کل فج عمیق" کا الہام بڑے زور سے پورا ہو رہا ہے۔ فالحمد للہ +

اخبار احمدیہ

استفسار وجواب
جنت وجہنم کے متعلق خلود کے معنے

دہلی سے مستری ابراہیم صاحب احمدی نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ سورۃ بینہ میں دوزخیوں کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا ذکر ہے اور جنتیوں کے جنت میں رہنے کا دونوں جگہ ایک ہی لفظ خالدین استعمال ہوا ہے مگر الفضل میں ایک دفعہ چھپا تھا کہ دوزخی اپنی سزا پاکر نکال لئے جائینگے تو کیا جنتی بھی کسی مدت کے بعد نکالے جائینگے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا کہ عربی میں خلود کے معنی لمبے عرصہ تک رہنے کے ہیں۔ یہ لفظ جنت دوزخ دونوں کے لئے آیا ہے۔ مگر جنت کے ساتھ تو عطاء غیر مجذوذ۔ ارشاد ہوا ہے یعنی ایسا انعام جو کبھی منقطع نہ ہوگا لیکن دوزخ کے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

خدام دین

چوہدری غلام احمد صاحب پاکپتن ۔۔ ۱۱
ڈاکٹر عباداللہ صاحب امرتسر ۱۰
میاں محمد شریف صاحب وکیل لاہور ۔ ا۔درجہ اول
احباب سیلون ۔۔ ۳۰
احباب بنگال ۳۱
جماعت حیدرآباد دکن جسمیں حافظ محمد اسحٰق صاحب انجنیر نے بہت حصہ لیا ۳۶
چینچی گوری ۱۰
احباب مدراس ۴
احباب رنگون و برما ۷
جماعت لدھیانہ معرفت محمد شفیع صاحب ۱۰
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ ۹
بابو فخرالدین صاحب مرزا حسین بیگ صاحب لاہور
تیجاؤنی ۔۔ ۱۰
حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ ۲
محمد عمرالدین صاحب [illegible] سندھ ۶
بابو عطا محمد صاحب انسپکٹر ریلوے پاکپتن ۵
ملک کرم الٰہی صاحب ضلعدار ریونیو ۵
شیخ غلام حید صاحب ایمن نہر ابوہر ۱
چوہدری غلام احمد صاحب کریام ۲
مفتی گلزار محمد صاحب نور محل ۲
جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب ۲۵
مرزا محمد شفیع صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات دہلی ۱۰
پیر حاجی احمد صاحب سکرٹری ہوشیارپور ۲۰
بھاگلپور جسمیں میاں نورالحسن صاحب کا بہت سا حصہ ہے ۳۰
نائجیریا سے ۶
مصر افریقہ سنگاپور سے ۱۴
ماریشس سے ۵
علیگڈھ سے ۳
متفرق طور پر جو فرداً فرداً خریدار ہوئے ۴۳

کل تعداد ۳۵۸
میزان مندرجہ الفضل مورخہ ۱۹ دسمبر ۲۳۷۸

میزان کل ۲۷۳۶

تحریک دعا

موضع رائے سر ریاستہ میں برادر الہ بخش صاحب کی لڑکی پسلیون اور چھوٹے کی جہیب بیماری میں مبتلا ہے۔ سب دوا علاج ہو چکے ہیں کچھ نفع نہیں ہوا۔ حضرت اقدس اور نیز جماعت سے خواستگار دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ۔

ہوشیارپور ہائی سکول سے عزیز سردار محمد و محمد حسین اس دفعہ انٹرنس کا امتحان دینگے جملہ احمدی احباب سے دعا کے لئے خدا کے واسطے دیکر ملتجی ہیں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے ۔ آمین ۔

لائلپور کے موضع جگت سے برادر گلاب دین حل مشکلات اور روزگار کے واسطے دعا چاہتے ہیں ۔

شملہ میں برادر ولی اللہ کی ہمشیرہ صاحبہ مدت سے عارضہ ہسٹیریا میں مبتلا ہیں پچھلے ہفتہ سے حالت مخدوش معلوم ہوتی ہے۔ شافیٔ مطلق رحم فرمائے ۔

سرسا (الہ آباد) سے برادر سراج الدین صاحب پھر اپنی اہلیہ کے واسطے "للہ دعا کیجائے" کی تاکیدی التماس شائع کراتے ہیں۔ (اللہ کی راہ میں تو جان بھی حاضر ہونی چاہیئے۔ دعا میں ایسی کونسی ناقابل برداشت تکلیف اُٹھانی ہوتی ہے۔ امید ہے احباب ضرور درد دل سے دعا کرینگے) ۔

قبولیت دعا

ظفر وال سے برادر محمد حسین صاحب خبر دیتے ہیں کہ میری چھوٹی لڑکی جو سخت بیمار تھی اور جسکی صحت کے واسطے حضرت کی خدمت میں عرض کی تھی۔ اب حضور کی دعا سے رو بصحت ہے۔ باتیں کرتی ہے اور کھانا بھی کھا لیتی ہے فالحمد للہ

بیگو والہ سے غلام محمد صاحب لکھتے ہیں کہ شدید درد جگر میں مبتلا تھا۔ حضرت اقدس کی دعاؤں سے اب بہت فائدہ ہے ۔

ایک دوست محکمہ ریل میں ملازم ہیں ماتحتوں کی غفلت سے کوئی سرکاری حرج و نقصان واقع ہو گیا اور یہ بوجہ ذمہ داری سخت ابتلا میں تھے لیکن اب وہ لکھتے ہیں :۔ الحمد للہ کہ حضور کی دعاؤں کے طفیل حکام متعلقہ کو میری بے گناہی کا یقین کامل ہو گیا اور ملزموں نے سب حال راست راست بیان کر دیا۔ حضور کی دعائیں ہمارے واسطے تسکین ہیں (زہے نصیب اس قوم کے جسے ایسا خدا کا پیارا امام ملے فالحمد للہ ایڈیٹر)

امرتسر میں برادرم مستری الٰہ بخش صاحب مع اہل و عیال بیمار تھے اور دعا کے واسطے حضرت اقدس کو لکھتے رہتے تھے مگر اب اُن کا خط آیا ہے کہ "ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ ہمیں بہت کچھ صحت ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کلی عطا فرمائے ۔

ہیلاں ضلع گجرات سے برادر علی احمد صاحب مطلع کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کی دعائیں بہت جلد منظور فرمائیں مجھے اللہ تعالیٰ نے معاً صحت بخشی حضور کی دعا معجزہ ثابت ہوئی۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ طاقت عطا فرمائے تو جلسہ پر حضور کی زیارت کر سکوں۔ اللھم آمین ۔

متفرقات

مباحثہ شملہ کا فیصلہ مختصراً گزشتہ سے پیوستہ نمبر میں ہدیہ ناظرین ہو چکا ہے۔ ایک اور مختصر سی اطلاع آج (۲۱ دسمبر) کو الفضل کے دوسرے نامہ نگار صاحب بھیجتے ہیں جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ "مباحثہ شملہ" کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ وکیل صاحب نے جنکو فریق غیر مبائعین نے ثالث مقرر کیا تھا جو فیصلہ دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے (۱) مرزا صاحب (علیہ السلام) محدث سے بالاتر ہیں (۲) تیرہ سو سال میں بجز مرزا صاحب (علیہ السلام) کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ (۳) مرزا صاحبؑ حضرت عیسےٰ سے افضل ہیں۔ اور یہ فضیلت بلحاظ نبی ہونے کے ہے (۴) مرزا صاحبؑ درحقیقت نبی ہیں اور زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں شامل ہیں۔ گو ان کی نبوت آنحضرت صلعم کے فیض سے ہے (۵) مرزا صاحبؑ کا امتی ہونا انکی فضیلت کی دلیل ہے نہ کہ غیر نبی ہونے کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً۔

مفصل فیصلہ انشاء اللہ العزیز عنقریب صاف ہو کر حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچ جائے گا ۔

نذر ۔ برادر عبدالغنی صاحب سکنہ دھرم کوٹ بگہ حال مقیم کوٹھی چانوٹ ضلع منٹگمری لکھتے ہیں کہ بندہ نے پہلی دفعہ ایک ٹھیکہ لیا ہے۔ اسمیں خدا کے فضل سے جو نفع ہوگا اس کا نصف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں داخل کر دونگا۔ خدا کامیاب کرے۔ آمین ۔

خواب میں خریداری الفضل کی ہدایت مولوی میر اسحٰق علی صاحب احمدی سررشتہ دار عدالت گدوال (حیدرآباد دکن) تحریر فرماتے ہیں کہ میں حضرت کی صحت و عافیت اور احمدی بیمار کی شفایابی کے لئے دعا کر کے سویا تھا خواب میں حضرت خلیفۃ اوّل نے [illegible] الفضل خریدو [illegible] بہت مبارک [illegible] ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۱۵ئ

کچھ کھلی کھلی باتیں نمبر ۲

خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب
کا
ناراستی سے پیار۔ اہلبیت سے نفار
اور
مسیح موعودؑ سے انکار

(کمیونیکیٹڈ)

گزشتہ نمبر گزشتہ نمبر میں ہم خواجہ کمال الدین صاحب کے ٹریکٹ موسومہ "احمدی جماعت میں تفرقات" سے متعدد حوالے نقل کر کے دکھا چکے ہیں کہ خواجہ صاحب نے اپنی خیالی کامیابی اور بڑائی کے غرہ پر ہماری جماعت ہمارے محترم امام صدر انجمن احمدیہ اور خود حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک کی ہے۔ اب ہم بفضلہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے اُن گالیوں سے پُر ٹریکٹ میں جو کچھ لکھا ہے اس سے انھوں نے اپنے تئیں ہمارے قائم کردہ ہر سہ الزامات مندرجہ عنوان کا مستحق قرار دیا ہے۔ اور جسقدر گالیاں انھوں نے ہمیں دی ہیں ان سب کا اطلاق خیر سے خود انکی ہی ذات پر ہوتا ہے۔ چنانچہ اولاً انھوں نے ہماری جماعت کی نسبت 'کانشنس (ضمیر) کو قتل کرنیوالی جماعت' لکھا ہے۔ آؤ ذرا دیکھیں کہ کانشنس کا قاتل کون ہے؟

جرأت وجسارت خواجہ صاحب! ہمیں افسوس ہے کہ آپنے ہماری جماعت پر کانشنس کے قتل کا الزام دینے میں نہایت جرأت وجسارت سے کام لیا ہے ہم آپکے یہ ناپسندیدہ الفاظ ان لوگوں کی نسبت استعمال کئے ہیں جو گو آپ جیسے ہوشیار دُنیادار کے مقابل زر طلبی اور مغالطہ دہی میں تو ناتجربہ کار وخام رائے کہلا سکیں لیکن علوم حقہ میں تقوےٰ وطہارت میں انکے اندر بہت ہیں جو آپ کو درس دے سکتے اور آپکے پیشوا ہو سکتے ہیں +

خیر آپنے گالیاں دیں۔ ہم آپکے لئے ہدایت کی دُعا کرتے ہیں۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کا منشا قتلِ کانشنس سے آخر ہے کیا؟

خلیفۂ اول سے اختلاف عقائد اگر کانشنس کے قتل سے آپکی مراد خلیفۃ المسیح کی رائے سے اختلاف رکھنا یا حضرت خلافت مآب سے بعض عقائد میں متفق نہ ہونا ہے تو یاد رکھئے اس کا ارتکاب آپ اور مولوی محمد علی صاحب نے چھ سال تک کیا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے بارہا فرمایا کہ "مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے" "میں تمہارا امطاع ہوں" "صدر انجمن احمدیہ خادم اور خلیفہ مخدوم ہے" پھر فرمایا "ہمارا اور غیر احمدیوں کا اختلاف اصولی ہے" پھر فرمایا "ہمارا اسلام اور ہے اور ان کا اسلام اور ہے" اب یہ ظاہر ہے کہ آپ لوگوں کے عقائد وآرائے اسکے خلاف تھے اور خلاف ہیں لیکن با این ہمہ آپکے نزدیک حضرت خلیفہ اولؓ آپکے "پیشوا ومرشد" تھے اور آپ اُن کے "مخلص مرید" تھے۔ کیا آپ میں یہ کہنے کی جرأت ہے کہ آپ اور آپکے ہم نوا خلافتِ اول میں "کانشنس کے قاتل تھے" +

[illegible] خواجہ صاحب! اگر آپ کو یہ علم نہیں کہ بعض صحابہ خلفائے راشدین سے بعض عقائد میں اختلاف رکھتے تھے تو کم از کم آپ کو یہ علم تو ہوگا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض آیات کی تفسیر اور رنگ میں فرماتے۔ مگر حضرت مولٰنا مولوی نورالدین صاحبؓ ان کو اور رنگ میں بیان کرتے۔ پھر خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۂ اولؓ کے بعض معانی سے مولٰنا سید سرور شاہ صاحب کو اور مولٰنا قاضی امیر حسین صاحب کو اختلاف ہوتا لیکن با این ہمہ کانشنس کے قتل کا فتوےٰ آج تک کسی بزرگ پر نہیں لگا +

پس جناب خواجہ صاحب! ہمیں افسوس ہے کہ آپنے کانشنس کے قتل کا اصل مفہوم نہیں سمجھا کیونکہ اگر آپ سمجھتے تو پھر آپ کیونکر چھ سال کے تعامل کے خلاف (جس میں آپ کا حضرت خلیفۃ المسیح اول سے اختلاف عقائد رہا) اب ہماری جماعت پر وہی الزام لگاتے ہیں جس کے مورد آپ خود ہوتے ہیں +

[illegible] سُنئے جناب خواجہ صاحب! کانشنس کا قتل نام ہے ایسی حالت کا۔ کہ ایک شخص اپنے عقائد کے خلاف وعظ کرے۔ ایک صداقت پر ایمان رکھتا ہو مگر لوگوں کے خوف سے یا نقصان مایہ کے اندیشہ سے اول تو اس کا اظہار ہی نہ کرے اور اگر کرے بھی تو ضمیر کا خون کر کے گول مول بات کہے مثلاً (۱) آپسے ولایت میں پوچھا گیا۔ محمدؐ رسول اللہ افضل ہیں یا مسیح؟ تو آپ نے ضمیر کے خلاف جواب دیا۔ لا نفرق بین احدٍ من رسلہ۔ اور معنی یہ کئے کہ تمام رسول درجے میں ایک ہیں۔ حالانکہ ہر ایک مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضرت سرورِ انبیاءؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں اور یہی شائد آپکا اب تک عقیدہ ہو۔ (۲) پھر آپسے جونیور میں پوچھا گیا "کیا آپ قادیانی ہیں؟" سائل کا منشاء صراحتاً لفظ قادیانی سے احمدی تھا۔ آپنے جوابدیا "میں ہرگز قادیانی نہیں ہوں" حالانکہ آپنے بظاہر حال احمدیت سے انکار نہیں کیا۔ اور غیر احمدی اصطلاح میں آپ ابھی تک قادیانی ہیں + (۳) اخویم شیخ محمد حسین صاحب جج سے آپنے غازی پور میں کہا مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے۔ ایہہ مُنڈا (حضرت فضل عمر) تو سچا ہی نکلا۔ (یہ لڑکا تو سچا ہی نکلا) بھلا ہم میاں صاحب کی مخالفت کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔" مگر دل سے وہ مخالفت وعناد کہ محتاج بیان نہیں۔ (۴) آپنے ولایت سے ایک مطبوعہ کھلی چٹھی زیر عنوان 'میں آئندہ کیا کرنا چاہتا ہوں' قادیان کے سوا سب جگہ بھیجی اور صدر انجمن احمدیہ کے سرمایہ سے تیار شدہ ترجمہ قرآن کی نسبت پختہ کئے ہوئے منصوبے کو اس طرح مضبوط کرنا چاہا۔ لیکن باوجود اس خفیہ منصوبہ کے کانشنس کی خلاف ورزی کر کے آپنے ایک جلسہ میں صفائی جتلانے کے لئے کہہ دیا "جسقدر سرمایہ اسپر خرچ ہو اس کا نصف جمع کرنے کا میں کفیل ہوتا ہوں۔ نصف تم دو۔ اور اس قرآن کو چھاپ لیا۔

اور مفت تقسیم کریں (۵) آپنے مسجد مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح کی خلاف ورزی کرنے اور قوم میں فتنہ اندازی کے جراثیم پھیلانے سے توبہ کر کے بیعت کی مگر چھت سے نیچے اُتر کر جب مولوی محمد علی صاحب نے کہا "میں استعفا دیتا ہوں ہمیں ذلیل کیا" تو آپنے اور آپکے ہمراہیوں نے کہا نہیں ہم آپکے ساتھ ہیں جب عملی مخالفت ہوگی دیکھا جائے گا یا تو آپنے بیعت کرنے میں ضمیر کا خون کیا۔ یا پھر پیرے عہد بیعت باندھ کر محض مولوی محمد علی کے لحاظ سے کانشنس کے خلاف کہا اور کیا +

(۶) خواجہ صاحب! آپنے اپنے ولایت جانے کے اخراجات کا ذکر ہمیشہ ایسے الفاظ میں کیا ہے کہ گویا آپکو کسی نے مدد ہی نہیں دی اور بقول آپکے آپ نے بڑی قربانی کر کے یہ سفر اختیار کیا۔ اور جیسا آپنے بار بار لکھا ہے "گھر پھونک تماشا دیکھا" مگر کیا جناب والا! آپ کا ضمیر آپکو ملامت نہیں کرتا کیا آپنے یہ سفر کسی ایسے شخص کے روپیہ سے نہیں کیا؟ جو اس وقت آپکے نزدیک گدی پرست اور کانشنس کو قتل کرنے والی جماعت میں شامل ہے پھر کیا یہ ضمیر کا خون نہیں کہ روپیہ تو ایک شخص دے اور معقول رقم دے لیکن کہا جائے "گھر پھونک تماشا دیکھا"

(۷) تحریراً اور زبانی احمدیوں کو یقین دلایا گیا کہ ولایت میں جو لوگ مسلمان ہونگے وہ احمدی ہی ہونگے ہم ذرا کو نیں پر چڑھا کر دیتے ہیں اسلئے کہ میرا اور میاں صاحب کا مقصد ایک ہے میں بھی احمدیت کی ہی اشاعت چاہتا ہوں۔ اور وہ بھی۔ مگر میں اپنا مقصد بتدریج حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن غیر احمدیوں سے ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ میرا کام اشاعت احمدیت نہیں۔ اب یا تو احمدیوں سے ضمیر کے خلاف کہا یا غیر احمدیوں کے سامنے کانشنس کا خون کیا +

(۸) آپ کو علم ہے کہ مولوی محمد علی صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ملازم تھے۔ انجمن نے جیسا کہ ٹیچنگ آف اسلام کے دیباچہ میں درج ہے ترجمۃ القرآن شروع کرایا۔ ان کو بطور امداد نہیں بلکہ بطور تنخواہ کئی ہزار روپیہ دیا۔ کاغذ انجمن کا مکان انجمن کا۔ ٹائپ رائٹر انجمن کا۔ پہاڑ پر جانے کا خرچ انجمن کی گرہ سے ہوا۔ مگر ترجمہ جو ہوا وہ اب معہ کتب قیمتی کئی ہزار روپیہ مولوی محمد علی صاحب کا ہو گیا۔ جیسا آپکا بھی منا دہے فرمایئے اس کا نام کانشنس کے خون کے سوائے کیا رکھا جائے؟

(۹) آپکے صحیفہ آصفیہ اور بنگال کی پیشگوئی میں حضرت کے لئے نبی ورسول کے الفاظ موجود۔ پیغام میں آپکے ہم نواؤں کی حلفیہ تحریر کہ ہم "حضرت مسیح موعود کو نبی رسول اور اس زمانہ کا نجات دہندہ مانتے ہیں" مگر آہ! زر پرستی وضمیر فروشی تیرا برا ہو۔ کہ اب خدا تعالیٰ کی آیت مسیح موعودؑ کو ثَمَنًا قَلِيلًا پر فروخت کر کے اس کا ماننا جز و ایمان بھی نہیں بتاتے +

(۱۰) منن الرحمن کے الفاظ جو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے خاص طور پر آپنے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں لکھ کر نقل کروا منگوائے اور انہی کو ترتیب دیکر چند عربی خوانوں کی امداد سے ایک کتاب لکھدی جسکی نسبت دعویٰ یہ کہ محض پندرہ روز میں خدا تعالیٰ کی تائید سے یہ کتاب لکھی گئی۔ پھر احمدیوں کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے یہ مغالطہ دیا ہے کہ گویا آپنے جو کچھ لیا ہے حضرت مسیح موعود سے لیا۔ اور کام بھی حضرت کا ہی کیا ہے لیکن آہ! نفس پرستی اور ابیض منقوش کی محبت تیرا بھلا نہ ہو اصل کتاب میں نہ مسیح موعود کا نام۔ نہ آپکی شاگردی کا اعتراف کیا۔ یہ ضمیر کا خون نہیں یہ کانشنس کا قتل نہیں؟

تلک عشرۃ کاملۃ

ابھی بہت کچھ باقی ہے

دوستو! ہم نے ابھی تک تو کانشنس کے قتل کی ایک بڑے مقتدرہ میں سے چند مثالیں دی ہیں لیکن ابھی ہمیں اسقدر لکھنا ہے کہ جو خواجہ صاحب فرماتے ہیں :-

"نہ تمہارے مقدمات ہمیں ڈرا سکتے ہیں نہ تمہاری دھمکیاں" وہ یقیناً حواس باختہ ہو جائینگے۔ ہم بفضلہ نبض شناس ہیں ہم کوئی ایسے بندۂ درہم ودینار واعظ نہیں جن کا منہ روپیہ بند کر دے۔ بلکہ ہم تو اُس شہنشاہِ دین کے غلام ہیں جسکے سامنے زمین نے اپنے خزانے اگلدیئے ہیں۔ پس ابھی ہمیں بہت کچھ لکھنا ہے اور وہ کچھ لکھنا ہے جس سے غنیم کے کیمپ میں کھلبلی پڑ جائیگی انشاء اللہ۔ اور یہ اُسی اولوالعزم رحیم کریم انسان کی نوازش ومہربانی تھی کہ خواجہ صاحب نے اپنے تیر وتفنگ کے تمام وار کئے ہیں اور آجتک ہمارا قلم رُکا رہا۔ ورنہ خواجہ صاحب کبھی کے اصل روپ میں دکھا دیئے جاتے۔ بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ احمدیوں کو اصل حالات سے آگاہ کیا اور غیر احمدی پبلک کو دھوکہ سے نکالدیا جائے۔ اور کانشنس کے قاتل کو اسکی اپنی حالت دکھا دیجائے۔ پس ہمیں انشاء اللہ ابھی بہت کچھ کہنا ہے اور دکھانا ہے کہ کس طرح خواجہ صاحب اور مولوی صاحب کو ناراستی سے پیار و اہلبیت سے نقار اور مسیح موعود سے انکار ہے +

۱۴۔ دسمبر کے پیغام پر ایک نظر

گالیاں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے خلافت احمدیہ کے صفحہ اول پر مفصلہ ذیل الفاظ لکھے تھے

"پیغام نے ہم کو پیغام جنگ دیکر اپنے نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا"

اُس مقدس انسان کی فراست نے جو کچھ اسوقت تاڑ لیا تھا واقعات نے اسکی تصدیق کر دی۔ پیغام کا تازہ ترین نمبر اسوقت ہمارے سامنے ہے حضرت خلیفۂ اول کے کلام کی صداقت کے لئے ملاحظہ ہو۔

صاحبان پیغام کیا فرماتے ہیں :-

ایک صاحب گالیوں کی بُرائی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"محمودیوں کا طرز عمل"

"میاں صاحب کو گدی پر بیٹھے"

"انکے (فاضل امروہی) اس بڑھاپے اور بیماری کے عالم میں میں نہیں چاہتا کہ انکی ناکردنی کرتوت کو انھیں یاد دلاؤں"

"ان ناشدنی حرکات"

"اپنی خباثت کا ثبوت دیا"

} ضمیمہ پیغام ۱۲ر دسمبر صفحہ ۱

"ان فاسد اعتقادات"

"اپنی ان بد کرتوتوں"

} ضمیمہ پیغام صہ ۲

"میاں صاحب کی اس چالاکی" "انکی اس مذہب فروشی" "نبوت فروشی" (انکی) "لومڑی کی مثال" "ناکامی و نامرادی" "بیہودہ گوئی" "ناخلف مرید"

} پیغام ۱۲ دسمبر

"خبث باطن کا اظہار کیا ہے"

"میاں صاحب نے نبوت فروشی کر کے جس ناکامی و نامرادی کا سہرا باندھا"

"تمہارے اس کذب و افترا"

"مکروہ حرکات"، "لعنتوں کے بیوپار"

مذکورہ بالا مہذب الفاظ کے راقم جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے لخت جگر اور ہمارے آقا و پیشوا پر شمشیر زبان کے وار کئے ہیں مدعی ہیں کہ "حتی الوسع اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر مسائل متنازعہ پر ہی لکھا" نیز آپ کا ادعا ہے کہ "ہم نے اس مضمون میں بھی حسب معمول گالیوں کے جواب میں گالی دینے سے پرہیز کیا ہے اور یہی ایک شریف انسان کے شایاں بھی ہے"۔ ضمیمہ پیغام ۱۴ دسمبر صہ ۲

ناظرین آپنے ملاحظہ فرمایا نمونہ شرافت و ضبط جذبات کا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون +

اور لیجئے۔

"قادیان کے گدی نشین نے ہوش سنبھالتے ہی" صہ ۴

"اور گدی پر قدم رکھتے ہی" ،،

ایک شاگرد رشید اپنے تئیں بلال و دکنگ کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اپنے استاد حضرت مولوی غلام رسول راجیکی کی نسبت لکھتے ہیں:۔

"خاکش بدہن" ...... صہ ۸

"مولوی غلام رسول کی حالت خواجہ صاحب کے مقابلہ میں وہی ہوئی ہے جو مولوی بٹالوی صاحب کی حالت حضرت اقدس علیہ السلام کے مقابلہ میں ہوئی تھی" صہ ۹

"میر حامد شاہ صاحب متقی معلوم ہوتے تھے انکی غلط خوابوں نے ان کو ایک بچے کے سپرد کر دیا۔ اور ایسے بچے کے جو اس کام کا اہل نہیں ہے" صہ ۹

"صاحبزادہ صاحب ان کے خدا بن گئے ہیں"

برادران! یہ ہے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی تہذیب و شرافت کا نمونہ جسے ہم سپرد خدا کرتے ہیں +

مغالطہ دہی اور غلط بیانی

ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب لکھتے ہیں:۔

(۱) اخبار الفضل میں صاحبزادہ صاحب عبدالحی کی علالت کے متعلق کبھی سچے اور حقیقی واقعات شائع نہیں ہوئے۔ صہ ۴

(۲) چائے کی دعوت تو محض ظاہر داری تھی۔ ہمارے قادیان سے واپس آنے پر میاں محمود احمد صاحب نے عام طور پر مسجد میں اعلان کیا کہ جو لوگ لاہور والوں سے ملے ہیں۔ وہ آئندہ ہماری مسجد میں نہ آئیں۔ چنانچہ سوائے ایڈیٹر نور کے قریباً سب نے میاں صاحب سے جا کر معافی مانگی۔ تب ان کو مسجد میں داخل ہونیکی اجازت ملی" (اسکی تردید خود ایڈیٹر صاحب نور کیطرف سے اسی پرچہ میں آگے آتی ہے۔ ایڈیٹر) صہ ۷

(۳) "انہوں ...... (میاں صاحب) نے ان کی اولاد اور ان کے متعلقین سے وہ سلوک نہیں کیا جس کے وہ مستحق تھے" صہ ۷

(۴) "عبدالحی کی وفات کی خبر قادیان سے باہر وقت پر ارادتاً نہیں دیگئی" صہ ۶

(۵) "اس عظیم الشان باپ کے فرزند کے ساتھ جس کے خود میاں صاحب پر بے شمار احسان ہیں۔ اس قسم کا سلوک کیا گیا جیسے کسی لاوارث کے ساتھ کیا جاتا ہے" صہ ۶

ڈاکٹر صاحب! کاشکہ اہالیان پیام بلڈنگز میں سے آپ ہی کجروی سے اجتناب فرماتے اور مغالطہ دہی اور واقعات آفرینی سے احتراز کرتے۔ صاحب من! الفضل نے وہی کچھ لکھا جس کا اسے صحیح علم ہوا۔ البتہ بدر کے گزشتہ فائل بتلاتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ اول رض کی پہلی علالت کے ایام میں طبی اطلاع کے اندر "سچے اور حقیقی واقعات" کا اظہار نہ ہوتا تھا۔ اور ایسا ہی آخری علالت کے ایام میں بھی آپ خود ایک طرف تو طبیعت اچھی ہے کا اعلان کرتے رہے۔ اور دوسری طرف حالت نازک دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب کا "اعلان ضروری" تیار کرایا۔ اور حضرت کے وصال سے پہلے ہی دور و دراز مقامات کو لاہور سے روانہ کرا دیا گیا

امر دوم کے متعلق آپ سے کسی نے غلط کہا۔ اور آپنے بھی غلط لکھا۔ سنیئے اگر منافق سچ بولنے کی جرأت رکھیں تو پھر انہیں نفاق کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ مسجد میں کوئی اعلان عام طور پر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی آپکے ہال کی طرح قادیان کی مساجد سے ہم کسی کو روکتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ حضرت امام دو رخی حالت اور دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے کو ناپسند فرماتے ہیں اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ مولوی شیر علی کی سی پوزیشن کا معزز اور متقی آدمی دعوت کرنے جائے۔ اور اس دعوت کو رد کر کے آپ لوگ تو اپنی بیگانگی کا ثبوت دیں اور ہمارے آدمی آپکے ملنے جائیں +

حضرت کو بعض لوگوں کا فعل ناپسندیدہ معلوم ہوا جنکی تمام احباب نے فوراً تلافی کر دی۔ اور انہیں سب سے پہلا اور پُرمعذرت خط اڈیٹر صاحب نور کا تھا +

امر سوم و پنجم کے متعلق ہم صرف اسقدر بتا دینا کافی سمجھتے ہیں کہ صاحبزادہ مرحوم وفات سے قبل فرماتے تھے "بیوی صاحبہ اور میاں صاحب کا میرے پاس بیٹھے رہنا مجھے اطمینان دیتا ہے"

اور دوران علالت میں بھی آپ لوگوں سے بیزاری اور حضرت میاں صاحب سے اخلاص کا اظہار کرتے تھے۔

باقی رہا امر چہارم یعنی تاریں دینے کا معاملہ۔ اگر مبارک احمد کی وفات پر تاریں دیجاتیں۔ اور صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات اور مسیح موعود کی وفات یکساں شمار ہوتی۔ تو لاریب ہماری غلطی تھی کہ صاحبزادہ عبدالحی کی وفات کو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات کے برابر کیوں نہ شمار کیا؟

آہ! تعصب و ضد تمہارا برا ہو۔ کہ تم اچھے اچھے ہوشیاروں کو بھی اندھا کر دیتے ہو۔ ڈاکٹر مرزا صاحب! اگر آپ کو علم نہیں تو مولوی محمد علی صاحب سے پوچھ لیجئے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رض کا انتقال دن کے [illegible] کے قریب ہوا تھا اور جنازہ عصر کے بعد ہی حضرت مسیح موعود نے پڑھ دیا تھا۔ اور تابوت میں بند کر کے میت رات بھر قبر تیار نہ ہونے کی وجہ سے رکھی رہی صبح کو دفن کی گئی نہ کہیں تاریں دی گئیں اور نہ جنازہ تک کسی کا انتظار ہوا۔ اور یہی کیفیت صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے وقت ہوئی کہ ۷ بجے انتقال ہوا۔ اور دس بجے دفن کر کے آ گئے تھے +

ناخداترسی

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ان کے ہم نوا مرہم عیسیٰ صاحب (جنکو حضرت خلیفۃ اول رض کی بیماری میں شکایت تھی کہ ڈاکٹر لوگ یونانی اطبا بالخصوص مرہم عیسیٰ صاحب کا مشورہ نہیں لیتے) ہر دو نے اور پیغام کے ایڈیٹر نے بعض مضامین اس طرز پر لکھے ہیں جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک عبدالحی مرحوم

کی موت کا باعث ہم لوگ ہیں۔ چنانچہ کسی شخص نے احمدیہ بلڈنگز سے ایک خط والدہ صاحبزادہ عبدالحی کو لکھا ہے جس کا ایک اک لفظ شرارت و ناخدا ترسی سے مملو ہے۔ یہ خط پیغام اور اُس کے مضمون نگاروں کی نیتوں کا عکس ہے۔ اس میں والدہ عبدالحی کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ مقدمہ کریں۔ اور مقدمہ کا خرچ راقم خط دے گا +

آہ! یہ لوگ۔ خدا سے مطلق نہیں ڈرتے۔ انکو اپنی موت کا مطلق فکر نہیں۔ ان کو اپنی حالت بالکل فراموش ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر مرزا صاحب! آپ ذرا گوش ہوش سے سنیں یہاں ایک عورت ہے اُسے جنون کا دورہ ہوا کرتا ہے اور یہ آپ جانتے ہیں مجنون کے دل میں جو خیال کسی وقت بیٹھ جائے وہی دورہ جنون کے وقت بھی اسکی زبان سے نکل جاتا ہے وہ عورت آپکے زیر علاج بھی رہ چکی ہے وہ اکثر چلا کر کہا کرتی ہے "ڈاکٹروں نے حضرت صاحب کی پسلی میں پچکاری کرکے مار ڈالا" اور ایسی ہی افواہ یہاں حضرت کی وفات کے ایام میں مشہور تھی۔ پھر حضرت مولوی صاحب مرحوم کی علالت اول کے زمانہ میں بھی ایک خط باہر سے اسی مضمون کا آیا تھا کہ "لاہوری لوگ آپ کی جان لینی چاہتے ہیں آپ ہوشیار رہیں"

کیوں مرزا صاحب! کیا یہ باتیں صحیح ہیں؟ ہمارے نزدیک تو یہ دشمنوں کی گھڑی ہوئی ایسی ہی بیہودہ گپیں ہیں جیسی آج آپکے مُنہ سے نکل رہی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون الٰہی! تو ان لوگوں کو ہدایت کر۔ تو خود ان روحانی مریضوں کا ڈاکٹر بن اور ان کو شفا بخش۔ آمین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ماں نالوں ہیجلی پھپھے کٹنی"

پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جو ماں سے بڑھ کر محبت کا دعویٰ کرے سمجھو کہ وہ "پھپھے کٹنی" ہے۔ لاریب جناب صاحبزادہ عبدالحی صاحب کی وفات ہر ایک احمدی کے لئے ایک بڑا صدمہ ہے۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ جو محبت صاحبزادہ عبدالحی کے ساتھ انکی والدہ مکرمہ کو ہو سکتی ہے وہ دوسرے کو کہاں؟ جو محبت حضرت خلیفۃ المسیح کو دوہرا رشتہ ہونے کی وجہ سے صاحبزادہ عبدالحی کے ساتھ ہو سکتی ہے دوسرا قلب اُس سے نا آشنا ہے جو محبت نہایت ہی قریبی رشتہ کی وجہ سے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کو ہو سکتی ہے۔ اُس سے دوسرا دل ناواقف ہے +

مرحوم کے دوا دارو کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ مشیت ایزدی کے آگے دم مارنے کی جا نہیں۔ جب تمام انبیاء علیہ السلام کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے بروز کامل حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی شربت تلاقی پیا تو پھر کسی اور کا کیا ذکر؟ موت ایک اٹل چیز ہے مگر صاحبزادہ عبدالحی کی وفات کے بعد اب ہمارے لاہوری دوستوں کی محبت کا چشمہ بے طرح پھوٹا ہے۔ اور انکی اس مستعار محبت نے قریبی رشتہ داروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اور انکی اس کرایہ کی محبت کا تماشا دیکھ کر بے ساختہ "ماں نالوں ہیجلی پھپھے کٹنی" کی مشہور ضرب المثل منہ سے نکلتی ہے آجتک لاہوری دوستوں کی نسبت میرا لہجہ بہت کچھ محتاط رہا ہے۔ صرف اس لئے کہ یہ ہمارے بھولے ہوئے بھائی ہیں خدا کرے یہ راہِ راست پر آجائیں مگر افسوس کہ میری اس حلیمی کا لاہوری دوستوں نے بہت ہی ناجائز فائدہ اُٹھایا۔ پہلے تو میرے اخبار کے ادھورے اور نامکمل اقتباس دے کر میرے متعلق غلط فہمی کے پہاڑ کھڑے کرتے رہے۔ جب یہ غلط فہمی کے بادل بھی مجھے اپنے پاؤں سے اِدھر اُدھر نہ سرکا سکے۔ تو پھر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور خطرناک روش اختیار کی چنانچہ ۱۴۔ دسمبر کے "پیغام صلح" کے ضمیمہ ملک پر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لکھتے ہیں۔ "میاں محمود احمد صاحب نے عام طور پر مسجد میں اعلان کیا کہ جو لوگ لاہوریوں سے ملے ہیں وہ آیندہ ہماری مسجد میں نہ آویں۔ چنانچہ سوائے ایڈیٹر نور کے اور سب نے میاں صاحب سے جاکر معافی مانگی" یہ کسقدر افتراء ہے۔ خاکسار ایڈیٹر نور پر۔ جو اپنے مرشد کی تابعداری کو ہی اپنے لئے سعادت دارین سمجھتا ہو اور جس نے کسی زمانہ میں گرنتھ میں سے پہلے اس شلوک کو پڑھا ہو۔

گورو گوبند دونوں کھڑے کسکے لاگوں پائے

بلہارے گور اپنے جن گوبند دیا بتلائے

مطلب ۔ ایک مرید کے سامنے خدا اور مرشد دو تو کھڑے ہیں وہ اپنے دل سے سوال کرتا ہے کہ مجھے کس کا دامن پکڑنا چاہئیے اس کا نور قلب فتویٰ دیتا ہے کہ تمہیں مرشد پر قربان ہونا چاہئیے جسکے طفیل خداوند قدوس کی زیارت نصیب ہوئی (کیونکہ سچے مرشد خدا کے خلاف نہیں ہوتے۔ ایڈیٹر) اب ایسے شخص پر یہ الزام گھڑنا کہ اس نے معافی نہیں مانگی یہ بدرجہ غایت افتراء ہے +

حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا۔ اور اُس نے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب تمہیں بلاتے ہیں جو شخص بدرجہ غایت اس امر کا خواہشمند ہو کہ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی دوبارہ ہمارے گلے لگ جائیں۔ جب اسکے کان میں یہ آواز پہنچے کہ اُن کا لیڈر قادیان میں آگیا۔ تو آپ اندازہ لگائیں کہ اسکی خوشی کی کیا انتہا ہو سکتی ہے؟ دوم میرے ایک مقدمہ میں قریب ہی جناب مولوی محمد علی صاحب کی گواہی تھی۔ میں بدون کسی پس و پیش کے بلانے والے کے ساتھ ہو لیا +

جب میں واپس آیا تو میرے کانوں میں یہ اُڑتی سی خبر پہنچی کہ جو لوگ انھیں ملنے کے لئے گئے ہیں حضرت نے ناپسند فرمایا ہے (مگر اعلان کی گپ محض افتراء ہے۔ ایڈیٹر) سُنتے بدوں کسی تاخیر کے حضرت کی خدمت میں یہ عریضہ لکھا:۔

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل بعد نماز ظہر ایک آدمی میرے پاس آیا کہ تمہیں مولوی محمد علی صاحب بلاتے ہیں کیونکہ میں کل ہی ان سے سمن کی تعمیل کرا کر آیا تھا۔ یہ خیال کرکے کہ شائد مقدمہ کے متعلق کچھ گفتگو ہو۔ چلا گیا جب واپس آیا تو ایک شخص نے مجھے کہا کہ جو لوگ انھیں ملنے کے لئے گئے ہیں حضرت نے ناپسند فرمایا ہے" اس لئے میں خلوص قلب سے حضور سے معافی کا طلبگار ہوں۔ خاکسار محمد یوسف ۱۵/۱۱

اسپر حضور نے یہ تحریر فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکے متعلق مجھے معلوم تھا کہ آپ کو انھوں نے بلایا ہے اور مقدمہ کا حال بھی مجھے معلوم تھا میری مُراد دوسرے لوگ تھے۔ ان لوگوں کو سُنتے تو اپنی طرف سے حق مہمانداری ادا کر دیا۔ انکے پیچھے مولوی شیر علی صاحب کو بھیجا لیکن انھوں نے اس قسم کے سلوک سے انکار کر دیا۔ پس جو لوگ گالیوں میں اسقدر بڑھے ہوئے ہوں اور جو اخلاق انکے ایسے گرے ہوئے ہوں جنے ناپسند کیا کہ لوگ ان سے کہیں ملتے ہیں۔ لیکن ایک مؤمن متقی سے اجتناب کرتا تھا۔ اور مجھے آپکا حال معلوم تھا" + یہ تھی حقیقت جسکے متعلق ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بلاوجہ اور بلا سبب خاکسار ایڈیٹر نور کو گھسیٹا۔ آخر میں دردِ دل سے ڈاکٹر صاحب کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ کے خوف کو پیش نظر رکھیں جسکی لاٹھی کی آواز نہیں مگر چوٹ بڑی سخت ہے جسکی گرفت اگرچہ دیر کے بعد ہوتی ہے مگر بڑی سختی کے ساتھ:

ہاں مشو مغرور بر حلم خدا - دیر گیرد سخت گیرد مر ترا۔ فقط محمد یوسف ایڈیٹر نور +

جماعت کو عہد فاروقی کا دوسرا سالانہ

اجتماع مبارک ہو آمین

(بقیہ ایڈیٹوریل)

ایک رؤیا صادقہ

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ایک مومن کا رؤیا جس قدر اس کے ایمان کے بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ اس سے وہی لوگ اچھی طرح واقف ہو سکتے ہیں جنہیں اس کوچہ میں دخل ہو۔ اطمینان وسکینت قلب کا یہ ایک ایسا عمدہ اور قابل اعتماد ذریعہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں دلائل اور براہین سب ہیچ ہیں۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ جو وہ اپنے پیارے بندوں پر نازل فرماتا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ زہد واتقا کی بہت کساد بازاری ہے۔ خدا تعالیٰ سے لوگوں کا تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ مادی حرص و آز نے ان کے قوائے روحانی کو مردہ کر دیا ہے۔ اس لئے رؤیا صادقہ کی حلاوت سے ان کے کام و دہن نا آشنا ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ جماعت جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا۔ اور زندہ و کامل ایمان کی وارث ہوئی اس کے افراد کا بفضل خدا بیشتر حصہ ایسا ہے۔ جنہوں نے اپنے سچے خوابوں کے ذریعہ وہ وہ منزلیں طے کی ہیں۔ جن کا دوسروں کے وہم و گمان میں آنا بھی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ سچے اور ایمان و معرفت الٰہی کو بڑھانے والے خواب کا چشمہ وہی ذات پاک ہے اور اب خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق بغیر حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی کے پیدا ہونا غیر ممکن ہے۔ بس یہی وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہیں کیا وہ اس نعمت عظمےٰ سے بے نصیب رہ گئے ہیں۔ اور پھر وہ لوگ بھی جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو تو قبول کر لیا تھا۔ لیکن کسی شامت اعمال نے انکو اخیر وقت تک اپنے قول و قرار پر قائم نہیں رہنے دیا۔ اور انہوں نے الگ ہو کر اپنا ایک نیا سلسلہ جاری کر لیا۔ گو ان لوگوں نے ابھی اتنی جرأت پیدا نہیں ہوئی کہ علانیہ حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے سے انکار کر دیں۔ لیکن ان کے افعال اور اقوال اس بات کے شاہد عادل ہیں۔ وہ مومن جو سچے اور پاک خوابوں سے بہرہ اندوز ہوتا ہو۔ اور اس فضل الٰہی سے حصہ پا چکا ہو۔ اس کو جب کوئی انسان اپنا ایسا خواب یا الہام سنائے۔ جو روز روشن کی طرح پورا ہو چکا ہو۔ تو وہ ضرور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ واقعی یہ خواب درست اور صحیح ہے۔ اور خدا کے فضل کے نزول کی علامت ہے لیکن ایک ایسا انسان جو خود اس نعمت سے محروم ہو۔ اس کے سامنے کوئی رؤیا یا خواب پیش کیا جائے۔ تو ہنسی میں اڑا دیتا اور حدیث نفس یا اضغاث احلام بتلاتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے۔ کہ غیر مبائعین کے گروہ نے دو ڈیڑھ سال کے عرصہ میں صاف اور بین طور پر پورے ہونے والے خوابوں اور الہاموں کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ اور تو اور ان کے امیر قوم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے رؤیائے صادقہ کا جنہوں نے ہزارہا سعید فطرت لوگوں کو راہ نمائی کا کام دیا۔ ایسے طور پر ذکر کیا کہ پڑھنے والوں کو ان کی حالت پر رحم آتا ہے۔ ہماری طرف سے جس قدر بھی خواب شائع ہوئے۔ انکو حدیث النفس قرار دیا گیا۔ اور طرح طرح کے آوازے کسے گئے۔ لیکن چونکہ ایسے خوابوں سے ایماندار لوگوں کے دلوں کو تسلی اور تشفی ہوتی ہے اور وہ زہد واتقا میں بڑھنے کی کوشش کرتے اور بہت کچھ روحانی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ایسے رؤیائے صالحہ اور سچے خواب ان کالموں میں وقتاً فوقتاً شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ کئے جائینگے۔

چنانچہ آج ہم ناظرین کرام کو اخویم مکرم جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا جو اس وقت میدان جنگ میں مقیم ہیں ایک رؤیا سناتے ہیں۔ جو پورا ہو کر ان کے لئے بہت ہی ترقئے ایمان کا باعث ہوا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بحضور حضرت خلیفۃ المسیح لکھتے ہیں کہ شروع جون ۱۹۱۵ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک رؤیا دکھلایا تھا۔ جو اس وقت احقر نے نوٹ کر لیا مگر وہ یادداشت کسی ایسی جگہ رکھی گئی۔ کہ باوجود تلاش بسیار کے نہ مل سکی۔ اب جبکہ یہ عریضہ لکھ رہا ہوں تو ایک کوٹ کے جیب سے نکل آئی۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ "جون ۱۹۱۵ء کو احقر دوپہر کے وقت تھوڑی دیر کے لئے سو گیا۔ حالت رؤیا میں احقر نے اپنے آپ کو دار الامان میں ایک ایسے مکان کے اندر پایا۔ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود مرحوم مغفور اور حضور بھی موجود ہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے حضور کو فرمایا۔ کہ اس کو یعنی مجھ عاجز کو کچھ کھلاؤ تب حضور نے نہایت ہی لذیذ کھانا جس میں طرح طرح کی عمدہ اور نفیس اشیا شامل ہیں۔ اور حضور کے دست مبارک سے بہت جلد تیار ہوا ہے۔ جو مقدار میں دو آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ عاجز کو عطا فرمایا۔ جسے خاکسار نے سیر ہو کر کھایا اور باقیماندہ جو ایک آدمی کے لئے کافی تھا۔ تبرکاً میں نے اپنے پاس رکھ لیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس نے احقر کی تحریراً (؟) میں بیعت قبول کی۔ اس وقت حضرت اقدس اور نیز حضور اپنے مشن کی ادائیگی کے لئے ایک خاص جوش اور تڑپ رکھتے ہوئے نظر آتے تھے۔ احقر بیدار ہوا ہی تھا۔ کہ ڈاک وصول ہوئی۔ اتفاق سے برادرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب اور برادرم حق نواز خان صاحب کے نام کے پیکٹ بھی تھے۔ جو غالباً پتہ کے نامکمل ہونے سے بخدمت میرے ہی آ پہنچے پیکٹوں کے کھولنے پر معلوم ہوا۔ کہ ان دونوں پیکٹوں میں ایک ایک حقیقت النبوۃ اور ایک ایک القول الفصل کی کاپی تھی۔ لیکن جو پیکٹ عاجز کے پتہ پر ارسال ہوا تھا اس میں دو عدد حقیقت النبوۃ اور دو عدد القول الفصل تھیں۔ گویا اس عاجز کو دوہرا حصہ مل گیا۔ اور مطالعہ کرنے سے یہ روحانی غذا اس جسمانی کھانے سے بھی کہیں بڑھکر لطیف ثابت ہوئی۔ اے کاش منکران خلافت اس آب زلال سے شیرین کام ہوتے۔ اور اس مائدہ سے موہنہ نہ موڑتے"

جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کا یہ رؤیا ہے۔ جو احسن طور پر پورا ہوا۔ اور ڈاکٹر صاحب کو ایک عظیم الشان روحانی فائدہ پہنچانے کے علاوہ ایسے دوسرے لوگوں کے لئے بھی خضر راہ کا کام دے سکتا ہے۔ جو اپنے اندر ایمان اور یقین کا مادہ رکھتے ہوں۔ کیا کوئی نادان اس کو حدیث النفس یا اضغاث الاحلام کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کا خواب ہے۔ جو میدان جنگ میں سر پر کفن باندھے کھڑا ہے۔ اسے چاروں طرف سے توپوں کی دل ہلا دینے

والی گریہ سنائی دیتی ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مردوں کی لاشیں خون میں غلطان پڑی ہوئی ہیں اور پھر اس کے ہاتھ گولوں اور گولیوں سے زخمی شدہ جسموں پر کام کرتے ہیں۔ اس کا دل درد و کرب سے چیخنے والے زخمیوں کی آہ و زاری سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ پس ایسے شخص کے خواب میں اگر کوئی خیالات واقعات بنکر سامنے آسکتے ہیں تو وہ انہی معاملات کی نسبت ہونگے۔ دوسرے خیالات میں پڑنے کا اسے موقع ہی کہاں؟۔ پس یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو پہلے خواب کے رنگ میں ڈاکٹر صاحب پر نازل ہوا۔ پھر سچ مچ بھی اسی وقت ظہور میں آکر ان کے لئے ذریعہ تسکین و سرور بنا فالحمد للہ علے ذالک۔

کیا ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ غیر مبائعین ڈاکٹر صاحب کے اس رویا سے متاثر ہو کر کم از کم حقیقت النبوۃ کے پڑھنے کی طرف ملتوجہ ہونگے۔ جو ان کی درخواست پر دفتر ترقی اسلام سے مفت ارسال کی جائیگی۔

تردید

رسالہ احمدی خاتون بابت اکتوبر کے صفحہ ۴۰ میں یہ خبر غلط چھپی ہے کہ "مسٹر یوسف علیخان صاحب جو ہندوستان میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے ہیں اور اب پنشن لیکر ولایت گئے اور وہاں سے ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہو کر اسکندریہ چلے گئے ہیں انہوں نے اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے ولایت پہنچکر احمدی سلسلہ میں بیعت کی" دراصل یہ خبر ۱۴ نومبر کے الفضل ہی سے لی گئی ہے جس میں قاضی صاحب کی طویل انگریزی چٹھی کا خلاصہ کرتے وقت غلطی ہو گئی تھی اور افسوس کہ اس کی تردید قبل ازیں شائع نہ کی جا سکی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ مصر کا روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہو کر جانیوالے مسٹر راشر نامی ایک اور صاحب ہیں نو مسلم احمدی۔ اور مسٹر یوسف علیخان صاحب موصوف احمدی نہیں ہوئے بلکہ آپ اپنی قابلیت و جاہت اور روشن خیالی کے سبب جلسہ کے پریزیڈنٹ منتخب ہوئے تھے اور آپنے اپنی تقریر میں جو ہمدردانہ و ارادتمندانہ خیالات سلسلہ حقہ اور ہمارے امام محترم کے متعلق ظاہر فرمائے وہ محض آپکی بے تعصبی فراخ دلی حسن اخلاق اور شریفانہ عقیدت کا نتیجہ ہے۔ الفضل میں یہ غلطی اس طرح ہوئی کہ مسٹر کیسا تھ بجائے راشر کے لفظ موصوف لکھا گیا۔ بہرحال ہمیں اس فرو گذاشت کا افسوس ہے۔

ریویو

نغمہ اکمل حصہ سوم۔ اخویم مکرم قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کا رنگ شاعری ہمیں معلوم ہے کہ احمدیت سے پہلے بھی بفضل خدا ایک امتیازی خصوصیت اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس پر غلامی مسیحا کے سوز و ساز نے اور بھی سونے پہ سہاگہ کر دیا آپ کی قومی اور دینی نظمیں جماعت احمدیہ میں کسی دیباچی تعارف کی محتاج نہیں۔ پھر یہ کہ دل سے نکلے ہوئے کلام موزوں کی خوبی لفظی ہی تعریف کے بدون پڑہے اس کی کیفیت آہی نہیں سکتی لہذا بجائے کسی تعریف کے ہم صرف یہ بتا دینا کافی سمجھتے ہیں نغمہ اکمل کے اس تیسرے حصہ میں ۷۳ نظمیں ہیں ایک سے ایک بڑھکر پر کیفیت موثر اور دلکش۔ تقطیع ۲۰×۲۶ حجم ۲ صفحے قیمت ار لکھائی چھپائی کا غذ سب عمدہ ہے پتہ تشحیذ قادیان ہو

گورنمنٹ کو ترجمانوں کی ضرورت

عراق عرب میں گورنمنٹ کو چند ایسے ترجمانوں کی ضرورت ہے جو صحیح جسم رکھتے ہوں اور فیلڈ سروس کے لئے طیار ہوں

ترجمان قسم اول کے لئے ضروری ہے کہ وہ عربی ترکی اور انگریزی لکھ پڑھ اور بول سکتے ہوں تنخواہ ایک سو چھیالیس روپے۔

ترجمان قسم دوم کیلئے ضروری ہے کہ وہ عربی اور انگریزی لکھ پڑھ اور بول سکتے ہوں تنخواہ ایک سو چھ روپے۔

ترجمان قسم سوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ عربی لکھ پڑھ اور بول سکتے ہوں۔ اور بول چال کے لئے یا تو انگریزی جانتے ہوں یا اردو تنخواہ چھیاسٹھ روپے۔

ترجمان قسم چہارم جو عربی بول چال کے علاوہ اردو یا انگریزی بول چال جانتے ہوں تنخواہ چھیالیس روپے۔

مقام کو جانے کا کرایہ سرکاری ملیگا اور واپسی کے لئے بھی سرکاری کرایہ ملیگا اگر کم از کم چھ ماہ ملازمت کریں جو دوست ایسی ملازمت پسند کریں وہ درخواستیں میری وساطت سے یکم جنوری ۱۹۱۶ء تک روانہ فرماویں۔

خاکسار

محمد دین ہیڈ ماسٹر

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۱۹/۱۲/۱۵

فہرست مبائعین صد ششم

برہمن بڑیہ و بعض مضافات

(مرسلہ جناب منشی سید عبد الواحد صاحب مبلغ احمدیت)

۱۔ عبد العزیز پسر یاحی الدین
۲۔ زینب النساء زوجہ نواب علے چودہری متوفی۔
۳۔ عبد اللطیف پسر مظفر سرکار
۴۔ آمنہ خاتون زوجہ عبد اللطیف مذکور
۵۔ علیم الدین پسر محمد مقیم متوفی
۶۔ سندر علی پسر شو کہائی مانجی متوفی
۷۔ چمن پسر دین محمد۔
۸۔ زوجہ چمن مذکور شوا کی ماں
۹۔ قمر جان بی بی ادو مسبو شی طبلہ باری
۱۰۔ آفتاب الدین پسر خان محمد سردار
۱۱۔ کریول نساء زوجہ سکندر علی
۱۲۔ طیب چاند بی بی زوجہ حفیظ الدین
۱۳۔ کلثوم زوجہ فضل الرحمن
۱۴۔ آبی چاند بی بی زوجہ محبت علی۔
۱۵۔ مکرم علی پسر محرم علی
۱۶۔ عبد الصمد پسر منشی تمیز الدین
۱۷۔ پھول مہر النساء بی بی زوجہ مذکور
۱۸۔ سراج الاسلام پسر منشی تمیز الدین
۱۹۔ فیض النساء بی بی بنت سید عبد الغنی متوفی
۲۰۔ علیم النساء بی بی زوجہ عبد العزیز مذکور
۲۱۔ حسن علی پسر نائب اللہ
۲۲۔ رحم چاند بی بی زوجہ جان بخش حاجی
۲۳۔ امین نساء بی بی زوجہ سکندر علے
۲۴۔ کلثوم بی بی زوجہ ثانیہ ؍؍
۲۵۔ بدر النساء بی بی زوجہ عبد الرشید
۲۶۔ معز الدین پسر گلاب حسین
۲۷۔ لعل جان بی بی زوجہ شرف علے
۲۸۔ طاہر النساء ربی بی دختر افضل الدین منشی
۲۹۔ نور چاند بی بی زوجہ سعد اللہ مذکور
۳۰۔ مانک النساء بی بی زوجہ عبد الرزاق
۳۱۔ آیات النساء زوجہ منشی معین الدین
۳۲۔ منشی کرامت علی پسر شیخ یوسف علی۔
۳۳۔ تو کی محمد پسر سیف اللہ متوفی
۳۴۔ آمنہ بی بی زوجہ سندل علی
۳۵۔ زوجہ عبد اللہ منیا کی ماں
۳۶۔ لقمان پسر جمال متوفی
۳۷۔ عبد الکریم پسر لقمان مذکور
۳۸۔ عبد الکریم دیگر داماد لقمان
۳۹۔ عالم چاند بی بی بنت لقمان
۴۰۔ عالم چاند بی بی بنت دیگر لقمان
۴۱۔ حلیمہ خاتون زوجہ منشی آفتاب الدین۔
۴۲۔ اوصاف علی پسر فیض بخش
۴۳۔ عبد القادر پسر کالا غازی
۴۴۔ عبیر النساء بی بی زوجہ عبد الغنی
۴۵۔ ولی محمد پسر ناگر متوفی
۴۶۔ اوصاف علی پسر صمد علی متوفی۔
۴۷۔ صبر النساء بی بی زوجہ منشی الٰہی بخش
۴۸۔ سفایر النساء بی بی زوجہ اوصاف علی
۴۹۔ انصر علی پسر امام الدین مرحوم
۵۰۔ روشن اختر بانو زوجہ عبد اللطیف قائم

(باقی دارد)